ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے نواں مدنی کام

ہفتہ وار مدنی حلقہ

حالات بدلتے ہیں مگر دین نہیں 1

دورِ جدید اور حفاظت و اشاعتِ علم 13

دعوتِ اسلامی اور نیکی کی دعوت کا جدید انداز 15

ہفتہ وار مدنی حلقے کے 7 فضائل و فوائد 20

ہفتہ وار مدنی حلقے سے متعلق شرعی اور تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوال جواب 31

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

هفتہ وار مدنی حلقہ

حسرت والی مجلس

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُود پڑھ کر آراستہ کرو، بے شک تمہارا دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (۱)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے (۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حالات بدلتے ہیں مگر دِین نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دنیا جب سے وُجود میں آئی ہے، اس میں لگاتار نِت نئی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے، جو رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ بِلاشبہ دنیا کے حالات ہی تبدیل نہیں ہوئے، بلکہ ہر دَور کی ضروریات اور اس کے تقاضوں میں بھی تبدیلی آتی رہی۔ اس کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ ہم پیدا ہونے کے بعد آہستہ آہستہ پروان چڑھتے ہیں یہاں تک کہ بعض جوانی میں اور بعض بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر بِالآخِر دنیا سے اس طرح

۱ ......جامع صغیر، حرف الزا، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

۲ ......وسائِلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۱۴

رُخصت ہو جاتے ہیں، جیسے کبھی ان کا وُجُود ہی نہ رہا ہو۔ غور کریں تو مَعْلُوم ہو گا کہ ہم بچپن میں جو چیزیں کھاتے اور پہنتے ہیں، ساری زِندَگی وُہی چیزیں ہماری خوراک رہتی ہیں نہ بچپن کا لباس لڑکپن اور جوانی و بڑھاپے میں زیبِ تن کئے رکھتے ہیں، بلکہ قد و قامت میں اِضافے کے ساتھ لباس تبدیل ہوتا ہے تو بدَن کی خوراک بھی وَقْت کے ساتھ تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہی حال ہمارے مزاج اور سوچ کا بھی ہے کہ ان میں بھی وَقْت اور حالات کے ساتھ تبدیلی آتی رہتی ہے۔ البتہ! جو چیز ہم سے صدیوں پہلے بھی تھی اور تا قیامِ قِیامَت رہے گی اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہ ہو گی وہ ہے ہمارا دِین۔ کیونکہ یہ دِین کسی فرد کی سوچ کا عکاس نہیں، بلکہ یہ تو **اللہ پاک** کا عَطا کردہ ہے اور بندے تو مَحْض اس دِین کے داعی اور پیروکار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس دور میں بھی اس دین کی شمع کی لَو ٹمٹمائی تو **اللہ پاک** نے اس دور میں ایسے افراد پیدا فرمائے جو نہ صرف دین کی بجھتی ہوئی شمع کے گرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوئے بلکہ انہوں نے مزید اتنی شمعیں روشن کر دیں کہ ہر طرف اجالا ہی اجالا ہو گیا۔ چُنَانْچِہ اس غَرَض یعنی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے انہوں نے بیان و تقریر اور وَعْظ و نصیحت سے کام لیا، بِلاشبہ یہ طریقہ زمانۂ قدیم سے رائج ہے اور انتہائی مُؤَثِّر بھی ہے اور اس کے مُتَعَلِّق **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہے کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔ [1] یعنی بعض کلام لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کر دینے میں جادو کا سا اَثَر رکھتے ہیں۔ [2] اور سننے والوں پر جادو کی طرح اَثَر انداز ہوتے ہیں۔

[1]...... بخاری، کتاب النکاح، باب الخطبة، ص ۱۳۲۵، حدیث: ۵۱۴۶

[2]...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۲۶ ماخوذاً

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دِین کے وَعْظ واِرشاد کی بَرَکت سے جو لوگ راہِ ہِدَایَت پانے میں کامیاب ہوئے، آیئے! دیکھتے ہیں کہ انہوں نے چہار دانگِ عالَم (یعنی دنیا کے ہر ہر کونے) میں دین کا ڈنکا بجانے کیلئے اپنے اپنے دور میں کیا کیا طریقے اِخْتِیار فرمائے:

اشاعت سے پہلے حفاظت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کسی بھی شے کو عام کرنے یا اس کے عام ہونے سے پہلے اس کا کسی ایک جگہ جَمْع ہونا ضروری ہے، مَثَلًا کسی کنویں سے نکالے جانے والے پانی کو ہی دیکھ لیجئے کہ وہ پہلے کنویں کی تہہ میں جَمْع ہوتا رہتا ہے اور پھر ہم اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، چاہیں تو پییئں پلائیں یا اپنے کھیت کھلیان سیراب کریں، اسی طرح پہاڑوں پر برف پگھلنے سے وُجُود میں آنے والے چھوٹے چھوٹے چشمے مل کر پہلے ایک دریا کی صُورت اِخْتِیار کرتے ہیں اور پھر یہ دریا پہاڑی علاقے سے نِکل کر میدانی وریگستانی علاقوں کو نہروں اور نالوں کی شَکْل میں سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ چُنَانْچِہ کسی شے کی اِشَاعت سے پہلے اس کا کسی ایک جگہ اِکٹّھا ہونا ضروری ہے کہ بانٹی وہی چیز جائے گی جو کثیر ہو گی، ایک چیز تو کسی فردِ واحِد کو ہی دی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین کی اِشَاعت کے لئے ہمارے بزرگوں نے ابتدائے زمانہ سے ہی دین کی باتوں کو دوسروں تک پہنچانے سے پہلے زبانی یاد کر کے اپنے سینے میں مَحْفُوظ کر لیا یا پھر تحریر کی شَکْل میں کہیں لکھ لیا۔ یہاں تک کہ اللہ پاک کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد بھی

آج تک یہی دو۲ طریقے دِین کی اِشاعت کے لئے رائج ہیں۔ آیئے! دَورِ نبوّت میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان طریقوں کو کس طرح رائج فرمایا اس کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں:

پہلا طریقہ

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رِسالت میں اپنے حافظہ (یعنی یادداشت) کے کمزور ہونے کی شِکایت کی تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔[1] اور ایک رِوایت میں حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنا کپڑا اچھالئے یہاں تک کہ میں اپنا یہ کلام پورا کرلوں تو وہ (اس کپڑے کو) اپنے سینے سے لگائے پھر کبھی وہ میرا کوئی کلام نہ بھولے گا! یہ سن کر میں نے اپنی چادر پھیلادی۔ **اللہ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا کلام پورا فرمالیا تو میں نے وہ چادر سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالی۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا، میں اس دن کے بعد حُضُور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی فرمان نہیں بُھولا۔[2]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک

[1]......بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، ص ۱۰۵، حدیث: ۱۱۹

[2]......مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل أبی ھریرۃ، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۴۹۲

کی شرح میں فرماتے ہیں: ایک دن دریائے عَطا موجزن تھا لوگوں کو قوّتِ حافظہ تقسیم فرما رہے تھے، فرمایا کوئی ہے جو اپنا کپڑا بچھائے، ہم ایک دُعا پڑھتے ہیں، جب وہ دُعا خَتْم ہو جائے تو وہ یہی کپڑا اپنے سینے سے لگا لے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حافظہ بَہُت ہی قوی ہو جائے گا۔ خَیال رہے کہ تھوڑی چیز ہاتھ پھیلا کرلی جاتی ہے مگر بڑے سخی کی بڑی عَطا چادَر پھیلا کر سمیٹی جاتی ہے، یہاں چادَر پھیلانے کا حُکْم دیا گیا، مَعْلُوم ہوتا ہے عَطا بڑی ہے۔ خَیال رہے کہ قوّتِ حافظہ اِنسان کی ایک صِفَت ہے، جو قدرتی طور پر لوگوں کو عَطا ہوتی ہے، کوئی قوی حافظے والا ہوتا ہے، کوئی ضعیف حافظہ والا، اس حدیث سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صِفاتِ انسانیہ بھی عَطا فرماتے ہیں بحُکْمِ پروردگار ؎

مالک ہیں خزانۂ قُدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خُلد جنابِ ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے [1]

اس سے مَعْلُوم ہو رہا ہے کہ حضرت ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کوئی دُنْیاوِی بات بھُولیں تو بھُولیں، میرا کلام کبھی نہ بھُولیں گے۔ تھوڑا آگے مزید اِرشاد فرماتے ہیں: خَیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر عُضْو ہر ادا اللّٰہ کے خزانوں کا دروازہ ہے، کسی کو دَم کر کے نعمتیں بخش دیں، کسی کو نَظر سے، کسی کو ہاتھ سے، کسی کو زبان شریف سے، یوں ہی ہر

[1]...... حضرت سَیِّدُنا ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ خوش بخت صحابی ہیں، جن کی خِدْمَت گزاری سے خوش ہو کر اللّٰہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار اِرشاد فرمایا: اے ربیعہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ عَرض کی: جنّت میں بھی آپ کی خِدْمَت میں رہنا چاہتا ہوں۔ اِرشاد فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور؟ عَرض کی: نہیں۔ اِرشاد فرمایا: پھر کَثْرَت سے سجدے کرتے رہو۔ (مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، ص ۱۸۴، حدیث: ۴۸۹)

جگہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دروازہ عطا ہے، جہاں رہ کر بھکاری اپنا ہاتھ پھیلا دے، وہاں ہی عطا ہو جاتی ہے۔ سُورَج کا نُور کسی خاص جگہ میں نہیں، جہاں بھی موجود ہو، حجاب سے نِکَل آؤ نُور پا جاؤ گے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا:

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی | دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

مولانا حسن رضا خان صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں:

جہاں ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری | وہ ہی در ہے داتا کی دولت سرا کا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قوّتِ حافظہ ایک نعمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حِفْظ یعنی ہر بات کو زبانی یاد کر لینا اگرچہ **اللہ** پاک کی ایک بہُت بڑی نِعْمَت ہے اور انسان کی تخلیق کے اِبتدائی دور سے ہی قوّتِ حِفْظ کے حیران کن نظارے دیکھنے کو ملتے رہے مگر سرکارِ دو عالم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے اس اُمَّت کو حِفْظ و ذِہانت کی جو قوّت عطا ہوئی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: **اللہ** پاک نے اس اُمَّت کو حِفْظ اور یادداشت کی وہ غیر مَعْمُولی صَلاحِیَّت عطا فرمائی ہے جس سے گُزَشْتَہ اُمَّتیں مَحْرُوم تھیں۔[2] گویا بے مثال قوّتِ حِفْظ و ذِہانت اس اُمَّت کا خاصہ ہے۔ چُنانچہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے اس نِعْمَتِ خُداوندی کا کیا ہی دُرُسْت اِسْتِعمال فرمایا اور **اللہ** کے پیارے

[1] ......مراۃ المناجیح، ۸/۲۰۴

[2] ......شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الرابع ما اختص بہ من الفضائل والکرامات، خصائص امتہ، ۷/۴۷۸

حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خوب عِلْمِ دین سیکھا، قرآنِ پاک اور اس کی تفسیر اور کثیر اَحادِیْثِ مُبارَکہ کو اپنی یادداشت میں مَحْفُوظ ہی نہیں کیا بلکہ اسے آگے دوسروں تک پہنچانے کی بھی انتہائی کوشش کی اور ایسا وہ کیونکر نہ کرتے کہ انہیں **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کرنے کا حُکْم کچھ ان اَلْفاظ میں اِرْشاد فرمایا تھا: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً یعنی میری طرف سے پہنچادو، اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔[1] مشْہور شارِحِ حدیث، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیْثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آیت کے لُغوِی معنٰی ہیں عَلامَت اور نشان۔ اس لِحاظ سے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مُعْجِزات، اَحادیث، اَحکام، قرآنی آیات سب آیتیں ہیں۔ اِصطِلاح میں قرآن کے اُس جملے کو آیت کہا جاتا ہے، جس کا مُسْتَقِل نام نہ ہو۔ نام والے مضمون کو سورۃ کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لُغوِی معنٰی مُراد ہیں یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو وہ دوسرے کو پہنچادے۔ تبلیغ صِرف عُلَما پر فَرْض نہیں، ہر مسلمان بقدرِ عِلْم مُبَلِّغ ہے اور ہو سکتا ہے کہ آیت کے اِصْطِلَاحِی معنٰی مُراد ہوں اور اس سے آیت کے اَلْفاظ، معنٰی، مَطْلَب، مسائل سب مُراد ہوں یعنی جسے ایک آیت حِفْظ ہو اس کے مُتَعَلِّق کچھ مَسائِل مَعْلُوم ہوں لوگوں تک پہنچائے۔[2] چُنانْچِہ اگر یہ دیکھنا ہو کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر کس قَدْر عَمَل فرمایا تو اس کا منہ بولتا ثبوت ان مُقَدَّس ہستیوں سے مَرْوِی سینکڑوں نہیں ہزاروں اَحادِیْثِ مُبارَکہ

[1] ......بخاری، کتاب احادیث الانبیآء، باب ما ذکر عن بنی اسرآئیل، ص۸۸۸، حدیث: ۳۴۶۱

[2] ......مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۸۵

ہیں۔مثلاً صرف حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے 5374 اَحادِیث مَرْوِی ہیں۔ ان کے عِلاوہ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے 2630، حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے 2540 ، حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے 2286، اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے 2210 اور حضرت سَیِّدُنا ابوسعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے 2170 اَحادِیث مَرْوِی ہیں۔[1]

امیں ہیں یہ قرآن و دِیْنِ خُدا کے ۔۔۔ مَدارِ ہُدیٰ اِعْتبارِ صحابہ
رِسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر ۔۔۔ نبی کو رہا اِنْتِظارِ صحابہ
خِلافت، اِمامت، وِلایت، کرامت ۔۔۔ ہر اِک فضل پر اِقْتِدارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر ۔۔۔ رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک وسوسہ اور اس کا جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ذِہن میں یہ وسوسہ آسکتا ہے کہ اس قَدْر اَحادِیث یاد کرنا کیسے مُمکِن ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَا تَکَرَّرَ تَقَرَّرَ یعنی جس بات کی تکرار کی جاتی ہے وہ دِل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔[3] لِہٰذا صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی احادیثِ مُبارکہ کی تکرار فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر حدیث شریف سنا کرتے تھے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ......نصابِ اُصولِ حدیث مع افاداتِ رضویہ، ص۸۱

[2] ......کراماتِ صحابہ، منقبتِ صحابہ کرام، ص۳۰

[3] ......عمدۃ القاری، کتاب المساقاۃ، باب بیع الحطب والکلاء، ۹/ ۹۰، تحت الحدیث:۲۳۷۵

وَسَلَّم اپنی کسی حاجت کے سبب تشریف لے جاتے تو ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادِیث کو دُہرانا شروع کر دیتے، پھر جب وہاں سے اُٹھتے تو یوں لگتا گویا وہ تمام کی تمام اَحادِیث ہمارے دِل (کی زمین) میں بو دی گئی ہیں۔[1]

زندگی ہو مری پروانے کی صُورت یارب | علم کی شَمْع سے ہو مجھ کو محبّت یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زمانہ نبوی میں جہاں ہر بات کو حِفْظ کرنے کا اِہتِمام تھا، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صِرف کتابت یعنی اَحکامِ خُداوندی کو لکھ لینے کی اِجازَت عطا فرمائی بلکہ خود اس کا اِہتِمام بھی فرمایا اور اس کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشَاد فرمایا: قَیِّدُوا الْعِلْمَ بِالْکِتَابِ یعنی عِلْم کو لکھ کر قید کر لیا کرو۔[2] چُنانْچِہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب بھی قرآنِ کریم کی کوئی آیتِ مُبارکہ نازِل ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کاتِبِینِ وحی (یعنی وحی لکھنے والوں) کو بُلا کر اِرشَاد فرماتے: ان آیات کو فُلاں مضمون کی سورۃ میں رکھ دو، پھر جب کوئی اور سورۃ نازِل ہوتی تو فرماتے اسے فُلاں مضمون کی سورۃ میں رکھ دو۔[3] یعنی جب کوئی آیت نازِل ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما دیتے کہ یہ آیت فُلاں سورۃ کی فُلاں آیت کے بعد رکھو۔ اس طرح قرآنِ کریم

[1] ......مسند ابی یعلی، یزید الرقاشی عن انس بن مالک، ۳/ ۳۱۵، حدیث: ۴۰۹۱

[2] ......مسند شہاب، ۱/ ۳۷۰، حدیث: ۶۳۷

[3] ......ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ التوبۃ، ص ۷۱۳، حدیث: ۳۰۸۶

کے ایک ایک حَرْف، آیت، سورۃ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحیفوں اور سطور میں ترتیب دے کر مَحْفُوظ کر دیا تھا۔ **اس دور میں قرآنِ کریم کاغذوں پر نہیں لکھا جاتا تھا اور باقاعدہ مُصْحَف کی صُورت میں بھی نہ تھا بلکہ مُتَفَرِّق طور پر پتّھر کی تختیوں، چمڑے کے ٹکڑوں، دَرَخْت کی چھالوں اور چوڑی ہڈیوں وغیرہ پر لکھا جاتا تھا۔**[۱]

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآنِ کریم کو سنتے، یاد کرتے اور لکھ لیا کرتے تھے۔ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کاتِبِ وحی تھے، جن میں بعض یہ ہیں: (1) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق (2) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم (3) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی (4) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی (5) حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کعب (6) حضرت سَیِّدُنا زید (7) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ (8) حضرت سَیِّدُنا حَنْظَلہ بن ربیع (9) حضرت سَیِّدُنا خالد بن سعید بن عاص (10) حضرت سَیِّدُنا اَبان بن سعید (11) حضرت سَیِّدُنا علا بن حضرمی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔[۲]

نُمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گُل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
کمالِ صحابہ نبی کی تمنّا جمالِ نبی ہے قرارِ صحابہ[۳]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کو لکھ کر مَحْفُوظ کر لینے کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام

[۱]......مناهل العرفان، المبحث الثامن، جمع القرآن بمعنى كتابته في عهد رسول الله ﷺ، ص ۱۳۸

[۲]......كشف المشكل من حديث الصحيحين، مسند زيد بن ثابت، ۲/۹۶

[۳]......کراماتِ صحابہ، منقبتِ صحابہ کرام، ص ۳۰

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اَحادیثِ طیّبہ کو بھی نہ صِرف یاد کیا بلکہ لکھ بھی لیا تاکہ بعد میں آنے والے لوگوں تک عِلْمِ دین کی کَمَا حَقُّہٗ تعلیمات پہنچائی جاسکیں۔ چونکہ ہمارے بُزُرگانِ دِین نے اِشاعتِ دِین کے اس پہلو کی اَہمیَّت کو بخوبی جان لیا تھا، لہٰذا انہوں نے خود عَمَل ہی نہیں کیا، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائی۔ مَثَلاً تابعی بُزُرگ حضرت سَیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بھول جانے سے لکھ لینا کہیں بہتر ہے۔[1] اسی طرح عِلْمِ نَحْو کے مشْہُور امام حضرت خلیل بن احمد تابعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول ہے: جو کچھ میں نے سنا ہے، لکھ لیا ہے اور جو کچھ لکھا ہے، یاد کر لیا ہے اور جو کچھ یاد کیا ہے، اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔[2] حضرت عصام بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتعلِّق مَنْقُول ہے کہ انہوں نے مُفِید باتیں اور اَہم نکات (مدنی پھول) لکھنے کیلئے ایک دِینار (یعنی 4.25 گرام سونے) کے بدلے میں قلم خریدا۔[3]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے بزرگوں نے سینہ بہ سینہ عِلْم سے مُسْتَفِیض ہونے کے ساتھ ساتھ کتابت کے ذریعے جس عِلْم کو مَحْفُوظ فرمایا تھا، ہم آج صدیاں گزرنے کے بعد بھی اِسْتِفادَہ کر رہے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ آنے والی نسلیں قِیامَت تک کرتی رہیں گی۔

سارے سُنّی عالموں سے تُو بنا کر رکھ سدا | کر اَدَب ہر ایک کا، ہونا نہ تُو اُن سے جُدا
مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے | اِنْ شَآءَ اللّٰہ دوجہاں میں میرا بیڑا پار ہے[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ......جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم، ۱/ ۲۷۵، رقم: ۴۰۶

[2] ......جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم، ۱/ ۲۸۹، رقم: ۴۴۷

[3] ......تعلیم المتعلم، فصل فی الاستفادۃ، ص۱۰۸

[4] ......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۶۹۹

دورِ جدید اور علم و عمل سے دُوری

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مسلمانوں میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کی جتنی ضَرورت آج ہے، شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شِکار ہے، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرْتکابِ گناہ بَہُت آسان ہو چکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں، ویڈیو گیمز کلب، نیٹ کیفے پر غیر شَرْعی کاموں میں وَقْت برباد کرنے والوں، شراب نوشی اور جُوئے کے اڈّوں کی رونق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر **نیکی کی دعوت** عام کرنے پر اُبھار رہی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹر نیٹ / سوشل میڈیا (Social Media) اور کیبل کا غَلَط اِسْتِعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّ و جَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اِجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قَرض دبا لینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اِجازت اِسْتِعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، اَمانت میں خِیانت

کرنا، بدنگاہی کرنا، عورتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغْض و کینہ رکھنا، شَماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مَرَض، تکلیف یا نُقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شَرِیعَت کی حد توڑ ڈالنا، گناہوں کی حِرْص، حُبِّ جاہ، بُخْل، خود پسندی وغیرہ مُعامَلات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ [1]

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے | نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
دین کی خدمت کا جذبہ دیجئے | صدقہ نانا جان کا فریاد ہے
سنّتوں کی ہر طرف آئے بہار | صدقہ میرے غوث کا فریاد ہے [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دورِ جدید اور حفاظت و اشاعَتِ علم

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ دور بے عملی کا ہی نہیں، اس میں بے علمی بھی عام ہے، عِلْم و عَمَل کے پیکر، جَلِیْلُ القَدْر عُلَمائے کرام اس دنیائے فانی سے پردہ فرمارہے ہیں اور دنیا آہستہ آہستہ ان کے وُجُود سے خالی ہوتی جارہی ہے، مگر افسوس! ہماری اَکْثَرِیَّت اس بات سے غافِل ہے، حالانکہ اسی صُورَتِ حال کے مُتَعَلِّق **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: علم سیکھنا تم پر لازِم ہے، اس سے پہلے کہ اسے اُٹھالیا جائے۔ [3] اور عِلْم اُٹھالئے جانے

---

[1]......نیکی کی دعوت، ص ۱۳۱ بتصرف

[2]......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۵۸۶ تا ۵۸۸ ملتقطاً

[3]......ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث... الخ، ص ۵۰، حدیث: ۲۲۸

کے مُتعلِّق حضرت سَیِّدُنا زیاد بن لبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عِلْم کیسے اُٹھ جائے گا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے، اسی طرح یہ سلسلہ قِیامت تک چلتا رہے گا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اے زیاد! تیری ماں تجھے گُم پائے! میں تمہیں مدینہ کے سمجھ دار لوگوں میں شُمار کرتا تھا، کیا یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن ان میں سے کوئی بھی اس پر عَمَل نہیں کرتا۔[1] (لہٰذا مسلمان قرآن پڑھیں گے مگر اس پر عَمَل نہ کریں گے اور جو اپنے عِلْم پر عَمَل نہ کرے وہ اور جاہل دونوں برابر ہیں)

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت | ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے | یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کہتے ہیں کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے (Necessity is the mother of invention.)، زمانۂ قدیم میں علم کو مَحْفُوظ کرنے کا بہترین ذریعہ اگرچہ حِفْظ تھا، پھر بعد میں کتابت (یعنی ہاتھ کی لکھائی) کو اَہَمِیّت حاصِل ہوتی چلی گئی مگر آج جدید دور میں کہ جسے ہم آئی ٹی (IT[information Technology]) کا دور کہتے ہیں، کتابت کی جگہ کمپیوٹرائزیشن (Computerisation) لے چکی ہے، جو کتابت کے مقابلے میں زیادہ موزوں ہے، اب ہم اپنا علم یا کسی بھی قسم کی معلومات لکھنے کے بجائے کمپیوٹر میں

[1] ......ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ذھاب القرآن والعلم، ص ٦٥٣، حدیث: ٤٠٤٨

[2] ......وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ١٣٩

محفوظ (Save) کرلیتے ہیں بلکہ سابقہ ادوار میں لکھی گئی کتب وغیرہ بھی بآسانی اسکین کرلی جاتی ہیں، کئی کئی کتابوں پر مشتمل سافٹ وئیر تیار کیے جاچکے ہیں، اس کے علاوہ عِلمِ دِین کی محافل اور اجتماعات وغیرہ میں ہونے والے بیانات اور علمی مذاکروں کو کیمرے کے ذریعے آڈیو/ ویڈیو ریکارڈ (Audio/Video Record) کیا جانے لگا ہے، تاکہ وہ لوگ جو اس علمی محفل یا اجتماع میں شِرْکت نہیں کرپائے اور جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے، وہ بھی عِلْمِ دِین کی لازوال دولت سے بآسانی فائدہ حاصل کرسکیں۔

دَعْوَتِ اسلامی اور نیکی کی دعوت کا جدید انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی جہاں بزرگانِ دِین کے طور طریقوں پر عَمَل پیرا ہو کر تبلیغِ دین کا فریضہ سَر انجام دینے میں کوشاں ہے، وہیں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ہر طرح علمِ دِین کی نَشر و اشاعت میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے اور **اللہ** پاک کے فَضْل وکَرَم سے دن بدن مزید ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے، اسی سلسلے کی ایک کڑی **هفته وار مدنی حلقه** بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رسول کی صُحبَت کے ساتھ ساتھ اَمِیْرِ اَہلِسُنّت، بانیِ دَعْوَتِ اِسْلَامی حضرت علّامہ مولانا ابو بِلال محمد اِلْیَاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صُحْبَتِ بابَرَکت (بصورتِ آواز/ ویڈیو) میں بیٹھ کر عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا مَوْقَع ہاتھ آتا ہے، مزید یہ کہ ان کی زبان سے ادا ہوئے کلمات کی تاثیر سے اِصْلَاحِ نَفْس کا سامان ہوتا ہے۔

صُحْبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد | صُحْبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد

یعنی اچھوں کی صُحبت اچھا اور بُروں کی صُحبت بُرا بنا دیتی ہے۔

شَیخِ طَرِیقَت، اَمِیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زبان میں **اللہ** پاک نے بڑی تاثیر عَطا فرمائی ہے۔ آپ کا اندازِ بیان بے حد سادہ و عام فہم اور اندازِ تفہیم اس قدر ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والوں کے دلوں میں تاثیر کا تیر بن کر پَیوَسْت ہو جاتا ہے۔ مُنْجیات (یعنی نجات دلانے والے اعمال) مَثَلاً صَبر، شُکر، تَوَکُّل، قَنَاعَت اور خوف و رجا وغیرہ کی تعریفات و تفصیلات اور مُہلکات (یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والے اعمال) مثلاً جھوٹ، غیبت، چُغْلی، حَسَد، تکبُّر، بُغْض و کینہ اور ریاکاری وغیرہ کے اَسباب و علاج آسان طریقوں سے بیان کرنا آپ کا ہی خاصہ ہے۔ آپ کے بیانات سننے والوں، سُن کر عَمَل کرنے والوں کی مَحْوِیَّت کا عالَم قابلِ دِید ہوتا ہے۔ نیز اب بھی دُنیا کے واحد سو فیصد (100%) شَریعت کے مُطابِق چلنے والے **مَدَنی چینل** کے ذَرِیعے بیک وَقت لاکھوں مسلمان آپ کے مَدَنی مُذاکروں کے فیضان سے مالا مال ہو رہے ہیں جبکہ سوشل میڈیا (Social Media) اور انٹرنیٹ پر دیکھنے سننے والوں کی تعداد اس کے عِلاوہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوتِ اسلامی کے قِیام سے لے کر اب تک ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں مسلمان آپ کے **سُنّتوں بھرے بیانات** اور **مدنی مذاکروں** سے مُسْتَفِیض ہوئے اور ہزاروں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہوا اور بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگیوں سے تائب ہو کر راہِ سنّت پر گامزن ہوئے۔

صِرف یہی نہیں بلکہ نیکی کی دَعْوت عام کرنے کے مُقَدَّس جذبے کے تحت دَعْوتِ

اسلامی کی آفیشل ویب سائٹ(Official Website)پر دورِ جدید کے تقاضوں کے پیشِ نظر اور اُمّتِ مُسْلِمہ کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت آپ کے بیانات، مَدَنی مذاکروں، جانشینِ اَمِیْرِ اَہلِسُنّت حاجی ابو اُسَید احمد عبید رضا، دار الافتا اَہلِسُنّت کے مفتیانِ کرام، مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْبَارِی کے عِلاوہ دیگر اَراکینِ شوریٰ وغیرہ کے بیانات اور سلسلے وغیرہ کا قیمتی سرمایہ مَوجُود(Upload)ہے۔یہ علمی سرمایہ **میموری کارڈ** کی صُورت میں بھی مَوجُود ہے، جسے دَعْوتِ اِسْلَامی کے اِشَاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے حاصِل کیا جا سکتا ہے۔اس کے عِلاوہ مُختلِف مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)میں قائم المدینہ لائبریری سے بھی اس تمام علمی و مدنی مواد کو یو ایس بی (USB) / موبائل میموری کارڈ وغیرہ میں بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہر طرف "نیکی کی دعوت" عام ہو | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین
سنّتوں کی ہر طرف آئے بہار | نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسْلَامی بھائیو! جہاں اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے براہِ راست(Live) بیانات سن کر لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوا، وہیں پر ریکارڈ بیان/ مدنی مذاکرے سننے والے بے شُمار لوگ بھی راہِ راست پر آئے۔بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے۔

چکوال (پنجاب، پاکستان) سے 40 میل دُور قصبہ دُولہا کے رہائشی ایک اسلامی بھائی اپنی

[1]......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۱۴

زِندَگی میں آنے والے مَدَنی اِنْقِلاب کا تَذْکِرہ کچھ یوں کرتے ہیں: میں نت نئے فیشن کا متوالا، گانے باجوں کا شوقین، ماں باپ کو ستانے والا، اِنتہائی شریر نوجوان تھا، B.A تک دُنْیَاوِی تعلیم تو حاصِل کی مگر دِینی مَعْلُومَات میں بِالْکُل صفر تھا، اسی وجہ سے نَماز روزوں کی ادائیگی کی طرف بِالْکُل تَوَجُّہ نہ تھی، غالبًا یہ 2003ء کی بات ہے، ان دنوں میں کاروبار کے سلسلے میں متحدہ عَرَب امارات (UAE) کے شہر دبئ گیا ہوا تھا، وہیں میری مُلاقات دَعْوَتِ اسلامی سے وَابَسْتہ ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، جو بڑی مَحبَّت سے ملے، پردیس میں ایک اجنبی کی اپنے ساتھ اس قدر اپنائیت دیکھ کر میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، کچھ عرصے بعد وہی اسلامی بھائی دوبارہ ملے اور اب کی بار انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے مجھے اپنے گھر میں ہونے والے **ہفتہ وار مَدَنی حلقے** میں شِرْکت کی دَعْوَت دی، میں اِنْکار نہ کرسکا اور وَقْتِ مُقَرَّرہ پر ان کے ہاں پہنچ گیا، وہاں اَمِیْرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پُرتاثیر بیان سُن کر میرے دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی، اپنے طَرْزِ زِنْدَگی پر شرمندہ ہوکر میں بے ساختہ کھڑا ہوا اور شُرکائے اجتماع کے درمیان بلند آواز میں اپنی اس خواہش کا اِظْہار کیا کہ **میں عِمَامہ شریف کا تاج سجانا چاہتا ہوں اور داڑھی شریف رکھنے کی بھی نِیَّت کرتا ہوں**، میرے جذبات جان کر وہاں موجود کئی اسلامی بھائیوں کے چہرے خوشی سے کِھل اُٹھے، ایک اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ میرے سر پر سبز سبز عِمَامہ شریف کا تاج سجا دیا۔ سچ پوچھئے تو ان اسلامی بھائیوں نے اپنی مَحبَّت و شَفْقَت سے میرا دل جیت لیا، بس پھر کیا تھا وقتاً فوقتاً سنّتوں بھرے اجتماعات میں میری شِرْکت رہی، اس دوران میں نے داڑھی شریف سجالی، شَیْخِ

طَرِیقت، اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کامُرید ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ تقریباً 16 سال کی قضا نمازوں کی ادائیگی کا اِہتِمام کرنا شروع کر دیا، نیز مَدَنی مَاحول کی بَرَکت سے مجھے اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنْعَامَات پر عَمَل کا جذبہ نصیب ہوا اور خصوصًا ایک مَدَنی انعام (کہ کیا آج آپ نے کنزالایمان سے کم از کم تین۳ آیات بمع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنے یا سننے کی سَعادت حاصل کی) پر عَمَل کرنا شروع کیا اور روزانہ ایک رُکُوع ترجمہ قرآن کنزالایمان اور اس پر تفسیری حاشیہ خزائنُ العِرفان پڑھنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تادَمِ تحریر 2 بار پورا قرآنِ پاک مع ترجمہ و تفسیر مُکَمَّل کر چکا ہوں۔ اللہ پاک مجھے کثْرت کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ کریم کی سَعادت عطا فرمائے اور آخری دَم تک مجھے دَعْوتِ اسلامی کے مَدَنی مَاحول سے وَابَستہ رکھے۔

عَطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول | ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول
بفَیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللہ | یہ پُھولے پھلے گا سدا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ | تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ | تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول
بہُت سَخْت پچھتاؤ گے یاد رکھّو | نہ عطّار تم چھوڑنا مَدَنی ماحول [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسْلَامی بھائیو! آپ نے مُلَاحَظہ فرمایا کہ ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شریک ہو کر بیان سننے کی بَرَکت سے ایک نوجوان کی غَفْلَت بھری زِنْدگی میں کیسا مَدَنی اِنْقِلاب آیا، آیئے! اس پیارے مَدَنی کام کے مُتَعَلِّق مزید کچھ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟

[1] ....وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۶۴۶

ہفتہ وار مدنی حلقہ کیا ہے؟

دَعْوَتِ اِسلَامی کی تنظیمی اِصطِلَاح میں ہر ذیلی حلقے میں کسی کے گھر اِسلَامی بھائیوں کو جَمْع کر کے شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ریکارڈڈ بیانات اور مَدَنی مُذاکَرے، جانشینِ امیر اہلسنّت، دارالافتا اہلسنّت کے مفتیانِ کرام کے بیان و سلسلے، نگران و اراکینِ شوریٰ کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے (آڈیو/ ویڈیو) بیانات/ سلسلے دیکھنا سننا ہفتہ وار مَدَنی حلقہ کہلاتا ہے۔

نوٹ: ہفتہ وار مَدَنی حلقہ وَقْتِ مُقَرَّرہ پر کسی کا اِنتِظار کئے بغیر، گھر بدل بدل کر نئے اسلامی بھائیوں کو شِرْکَت کی دَعْوَت دے کر پابندی سے کیا جائے، جس کا آغاز تِلاوت و نعت سے اور اِخْتِتام صلوٰۃ وسَلام کے 3 اَشْعار اور مُخْتَصَر دُعا پر ہو۔ آخر میں چائے وغیرہ کے بجائے تقسیمِ رسائل اور انفرادی کوشش کی ترکیب کی جائے۔ (ہَدَف ہر ذیلی حلقے میں ہفتہ وار 1 مدنی حلقہ: شُرکا: کم از کم 12 اسلامی بھائی، مدنی حلقے کا دورانیہ: تلاوت و نعت و بیان کا کل دورانیہ: 41 منٹ، اِنفرادی کوشش و مُلاقات: 19 منٹ)

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نِسْبَت سے ہفتہ وار مَدَنی حلقے کے 7 فضائل و فوائد

﴿1﴾ حُصُولِ عِلْم کا ذَرِیْعَہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مَدَنی حلقہ بھی دیگر مَدَنی کاموں کی طرح حُصُولِ عِلْم

دِین کا ایک بہترین ذَرِیْعَہ ہے کہ اس میں اسلامی بھائی مل کر شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مُذاکَرہ/ بیان، دِیگر مبلغین کے بیانات سُن کر کئی مُفِید باتوں کا عِلْم حاصِل کرتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: عالِم بنو یا علم سیکھنے والے یا علمی گفتگو سننے والے یا عِلْم سے مَحبَّت کرنے والے بنو اور پانچواں (یعنی علم و عالم سے بُغض رکھنے والا) نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ [1]

ہفتہ وار مَدَنی حلقہ بھی گویا حُصُولِ عِلْمِ دِین کی اہم مَجْلِس ہے، عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے کی مَجَالِس کی برکتوں کے کیا کہنے کہ سرکارِ مدینہ، راحَتِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اچھی مَحْفِل بندۂ مومن کے لئے 20 لاکھ بُری مَجَالِس کا کفارہ ہے۔ [2] جبکہ ایک رِوایت میں ہے: عِلْمِ دِین کی مَجَالِس جنّت کے باغات ہیں۔ [3]

﴿2﴾ صحابہ و بزرگانِ دِین کے طریقے پر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں دن مُقرّر کر کے کسی جگہ جَمْع ہو کر مَدَنی مُذاکَرہ یا بیان وغیرہ سننے کی ترکیب کرنی ہوتی ہے اور اس طرح دن مُقرّر کر کے جَمْع ہو کر وَعْظ و نصیحت سننا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و صالحین کا طریقہ رہا ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہو کر حدیث شریف

---

[1] ......جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ص۷۸، حدیث: ۱۲۱۳

[2] ......مسند فردوس، باب الالف، ۱/۱۵۸، حدیث: ۵۸۳

[3] ......معجم کبیر، باب العین، مجاھد عن ابن عباس، ۵/۲۷۸، حدیث: ۱۰۹۹۵

سنا کرتے تھے جب سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی کسی حاجت کے سبب تشریف لے جاتے تو ہم آپس میں احادیث کا تکرار شروع کر دیتے، پھر جب ہم وہاں سے اُٹھتے تو ایسا محسُوس ہوتا کہ وہ تمام کی تمام اَحادِیث ہمارے دل (کی زمین) میں بو دی گئی ہیں۔[1] اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں فقیہِ اُمَّت حضرت سیِّدُنا **عبد اللہ** بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو وَعْظ کیلئے جمعرات کا دن مُقرّر کر رکھا تھا، آپ ہر جمعرات وَعْظ فرماتے تھے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کا وَعْظ سننے کے لئے جَمْع ہو جایا کرتے تھے۔[2] اس سے مَعْلُوم ہوا کہ نیک اَعمال کے لئے دن اور وَقْت مُقرّر کرنا شرک یا حرام نہیں سُنَّتِ صحابہ ہے۔[3] صحابہ کے بعد تابعین کا بھی یہی انداز تھا کہ لوگ ان کے پاس وَعْظ سننے کیلئے جَمْع ہوتے تھے، حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لوگ حدیث سننے کے لئے جَمْع ہوتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود بھی لوگوں کو دَعْوت دیا کرتے کہ اے لوگو! میرے پاس عِلْم حاصِل کرنے کے لئے آیا کرو۔[4]

﴿3﴾ نیکی کی بات سننے کی فضیلت پانے کا ذَرِیعہ

ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شِرْکَت کی بَرَکَت سے نیکی و بھلائی کی باتیں سُننے کی بھی سعادت

---

[1] ......مسند ابی یعلی، یزید الرقاشی عن انس بن مالك، ۳/ ۳۱۵، حدیث: ۴۰۹۱

[2] ......بخاری، کتاب العلم، باب من کان جعل لاھل العلم ایاما معلومة، ص ۹۱، حدیث: ۷۰

[3] ......مراۃ المناجیح، ۱/ ۱۹۳

[4] ......تاریخ ابن عساکر، ۴۶۸۷–عروۃ بن زبیر، ۴۰/ ۲۵۶

حاصِل ہوتی ہے اور بِلاشُبہ یہ اَجر و ثواب کا باعِث ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جو شخص عُلَما کی مَحفِل میں اَکْثَر حاضِر ہوتا ہے، اس کی زبان کی رُکاوَٹ دُور ہو جاتی ہے، ذِہن کی اُلجھنیں کھل جاتی ہیں اور جو کچھ وہ حاصِل کرتا ہے وہ اس کیلئے باعِثِ مَسرَّت ہوتا ہے، اس کا عِلْم اسے فائدہ دیتا ہے۔[1] اور ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں بیان وغیرہ سننے کے لئے جَمْع ہونے والوں کیلئے مُکَمَّل تَوَجُّہ و یکسوئی کے ساتھ سننا ضروری ہے تاکہ کَمَاحَقُّہٗ بیان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بیان وغیرہ سننے کے دوران بار بار اِدھر اُدھر دیکھتے رہنا، موبائل دیکھنے یا میسجز وغیرہ پڑھنے میں مَصْرُوف رہنا دُرُست ہے نہ بے تَوَجُّہی کے ساتھ قرآن وسنّت کی باتیں سننا مسلمانوں کی صِفَات میں سے ہے، کیونکہ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بات کو بے تَوَجُّہی سے سننے والے اور جان بوجھ کر اپنے بُرے اَعمال پر اِصْرار کرنے (یعنی ڈٹ جانے) والوں کیلئے ہَلاکت ہے۔[2] حضرت علّامہ ابنِ حَجَر مکّی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کے تَحت فرماتے ہیں: بات کو بے تَوَجُّہی سے سننے سے مُراد وہ شخص ہے جو سنتا تو ہے لیکن یاد رکھتا ہے نہ اس پر عَمَل کرتا ہے۔[3]

پیکر خُلوص کا بنا یارَبِّ مصطفےٰ | احکامِ شَرْع پر مجھے دے دے عمل کا شوق[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ....مکاشفۃ القلوب، ۸۷–باب فی فضل القرآن و فضل العلم و العلماء، ص ۴۱۵

[2] ....مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۳/۶۸۴، حدیث: ۷۲۳۸

[3] ....الزواجر، کتاب الصید و الذبائح، الکبیرۃ الثانیۃ الی السادسۃ و الستین بعد المائۃ، ۱/۴۰۹

[4] ....وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۳۱

﴿4﴾ نیک اجتماعات میں شرکت کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شِرْکَت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذَرِیعے مسلمانوں کے نیک اجتماعات میں شِرْکَت کا مَوْقَع اور اس کی برکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ عِلْمِ دِین کی مَحافِل میں شِرْکَت سے مَعْلُومات میں اِضافہ، عَمَل کا جذبہ، سیکھے ہوئے عِلْم میں پختگی اور جو نہیں آتا، اُسے سیکھنے اور اس پر عَمَل کرنے کا مَوْقَع بھی ملتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ مُعْتَز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو عُلَما کے مذاکرے میں کَثْرَت سے شِرْکَت کرتا ہے تو وہ جتنا جانتا ہے، اُسے نہیں بھولتا اور جن باتوں کو نہیں جانتا، (ان علمی مذاکروں کی بَرَکت سے) اُنہیں جاننے کا مَوْقَع مُیَسَّر آتا ہے۔[1] اور نیکی کی باتیں سیکھنے سکھانے کیلئے مل بیٹھنے والوں پر تو اللہ پاک کی رحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے اور آخرت میں یہ بُلَند و بالا مقامات پائیں گے، تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: جنّت میں یاقُوت کے کچھ سُتون ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں، ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کیا: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان بُلَند و بالا مقامات میں کون رہے گا؟ اِرشَاد فرمایا: اللہ پاک کی خاطِر مَحبَّت و مُلاقات کرنے والے اور اللہ پاک کی خاطِر مِل بیٹھنے والے ان میں رہیں گے۔[2] ایک رِوایت میں ہے: جو لوگ اللہ پاک کے ذِکْر کے لئے جَمْع ہوتے ہیں، فرشتے انہیں گھیر لیتے اور

---

[1] ....جامع لاخلاق الراوی، الجزء العاشر، المذاکرۃ مع الشیوخ و ذوی الاسنان، ۲/۲۷٦، رقم: ۱۸٤۱

[2] ....مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحب فی اللہ ومن اللہ، الفصل الثالث، ۲/۲۲۱، حدیث: ۵۰۲٦

رَحمتِ اِلٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک فرشتوں کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔[1]
عِلْمِ دِین کی مَجلِس تو ایسی پیاری مَجلِس ہے جس میں شامِل ہونے کو خود مُعَلِّمِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پسند فرمایا ہے، چُنانْچِہ مَرْوِی ہے کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دو مَجالِس کے پاس سے گزرے تو اِرشَاد فرمایا: یہ دونوں بھلائی پر ہیں، مگر ایک مَجلِس دُوسری سے بہتر ہے، ایک مَجلِس کے لوگ اللہ پاک سے دُعا کر رہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اللہ پاک چاہے تو انہیں عطا کر دے چاہے تو نہ کرے اور دوسری مَجلِس کے لوگ خود بھی فِقْہ اور عِلْم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی اَفْضَل ہیں، بے شک میں مُعَلِّم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، اتنا فرمانے کے بعد میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے والی مَجلِس میں تشریف فرما ہو گئے۔[2]
مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس رِوایَت کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! مَجلِسِ عِلْم کیسی بَا بَرَکت ہے اب بھی سرکار عُلَما ہی میں تشریف فرما رہتے ہیں انہیں مَجلِسِ عِلْم میں ڈھونڈھو۔[3]

(5) نئے اسلامی بھائی مَدَنی ماحول کے قریب لانے کا ذَرِیعَہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! تنظیمی طریقہ کار کے مُطابِق پابندی کے ساتھ ہفتہ وار مَدَنی

[1] ......مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ ۔ ۔ ۔ الخ، ص۱۰۳۹، حدیث: ۳۹-(۲۷۰۰)
[2] ......دارمی، باب فی فضل العلم والعالم، ص۱۱۷، حدیث: ۳۵۳/۲۸
[3] ......مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۰

حلقے کی ترکیب بنانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس کے ذَرِیعے نئے اسلامی بھائی مَدَنی ماحول کے قریب آئیں گے۔یعنی وہ اسلامی بھائی جو ہفتہ وار اجتماع،مَدَنی مذاکرے یا کسی بھی مَدَنی کام میں شریک نہیں ہوپاتے،ان کو دَعْوَت دے کر یا ان کے گھر میں ہی ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے شَیخِ طَرِیْقت،اَمِیْرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مُذاکَرہ یا مَدَنی حلقے میں چلائے جانے والا بیان وغیرہ سُن کر مَدَنی ذِہن بنے گا اور مَدَنی ماحول کے قریب آئیں گے کیونکہ ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں تنظیمی ترکیب بھی یہی ہے کہ گھر بدل بدل کر نئے اسلامی بھائیوں کو دَعْوَت دے کر ترکیب بنائی جائے تاکہ یہ مَدَنی ماحول کے قریب آسکیں۔لہٰذا اس میں ذِمّہ داران کے لئے بھی اہم مَوقَع ہے کہ وہ اس میں نئے نئے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی مَدَنی ماحول کے قریب لاسکتے ہیں۔

﴿6﴾ عِلْم محفوظ کرنے کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شِرْکَت حُصُولِ عِلْمِ دِین کے ساتھ عِلْم مَحفُوظ کرنے کا بھی ذَرِیْعہ ہے۔یعنی اس میں شَیخِ طَرِیْقت،اَمِیْرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی مُذاکَرہ یا جو بیان وغیرہ سننے کی ترکیب ہوتی ہے،اسے یاد کرنے اور اس کے مَدَنی پھول لکھ لینے کا مَوقَع بھی ملتا ہے۔بِلاشُبہ ہمارے بُزُرگانِ دِین کا بھی یہی انداز رہا کہ عِلْم سیکھنے کے بعد اس کا تکرار کرتے اور لکھ کر مَحفُوظ کرلیتے تھے،کیونکہ عِلْمِ دِین کی باتیں سُن کر یاد کرنا اور

لکھ لینا فوائد و ثمرات سے خالی نہیں۔ کتابتِ علم (یعنی علمی باتوں کو لکھ لینے) کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی بدولت سُنی ہوئی دِینی باتوں کو صدیوں تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

(7) مدنی انعام نمبر 47 پر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شریک ہونا مَدَنی اِنْعامات پر عَمَل کا ذَرِیعہ بھی ہے، جیسا کہ **مَدَنی انعام نمبر 47 میں ہے: کیا آج آپ نے تنہا یا کیسٹ اجتماع** (ہفتہ وار مَدَنی حلقہ) **میں کم از کم ایک بیان یا مَدَنی مذاکرے کی آڈیو / ویڈیو کیسٹ** (وی سی ڈی) **بیٹھ کر سُنی یا دیکھی یا مَدَنی چینل پر کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ نشریات دیکھیں؟** لہٰذا ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شریک ہو کر بیان سننے والا اس مَدَنی انعام پر بھی عَمَل کر سکے گا اور مَدَنی اِنْعامات پر عَمَل کرنے والوں سے شَیخِ طَرِیقَت، اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خوش ہوتے ہیں بلکہ دُعاؤں سے بھی نوازتے ہیں:

مَدَنی اِنْعامات پر کرتا ہے جو کوئی عَمَل | تُو ولی اپنا بنا لے اس کو ربِّ لَمْ یَزَل [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار مدنی حلقے کے متفرق مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ہفتہ وار مَدَنی حلقے کے **فضائل و فوائد** مُلاحظہ فرمائے، آیئے اب اس کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پھول مُلاحَظہ فرمایئے، جن پر عَمَل پیرا ہو کر اس مَدَنی کام سے کَمَاحَقُّہٗ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

[1] ....وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۶۳۵

❀ ہر ذیلی حلقے میں **ہفتہ وار مَدَنی حلقے** کا اِہتِمام فرمائیں۔

❀ نئے نئے اسلامی بھائیوں کو شِرْکت کے لئے راضی کریں۔

❀ جس چیز پر بیان سنیں گے، اُس کو پہلے سے چیک کرلیں تاکہ مدنی حلقے میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

❀ ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی دَعْوَت دینے میں گھڑی کا وَقْت بتائیں مثلاً فُلاں مقام پر رات آٹھ۸ بجے ہفتہ وار مَدَنی حلقہ ہو گا۔ اب کسی کا اِنتِظار نہ فرمائیں، خواہ ایک ہی اِسْلَامی بھائی مَوجُود ہو وُہی مدنی حلقے کا آغاز کر دے۔ اگر اِسْلَامی بھائیوں کے جَمْع ہونے کا اِنتِظار کیا تو اِجْتِمَاع ناکام ہو سکتا ہے۔

❀ بیان / مدنی مذاکرہ وغیرہ چلانے سے پہلے تِلاوَت اور ایک نعت شریف سے مَدَنی حلقے کا آغاز کیا جائے۔ (اگر USB وغیرہ میں تلاوت و نعت ہو تو پھر حاجَت نہیں)

❀ ایک جگہ مَخْصُوص کرنا ضَروری نہیں۔ گھر بدل بدل کر ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنے میں فائدہ زِیادَہ ہے کہ اس طرح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ نئے نئے اسلامی بھائی زِیادَہ مُسْتَفِیض ہوں گے۔

❀ جب بیان جاری ہو، اس وَقْت حَتَّی الْاِمْکَان باتیں نہ کی جائیں ورنہ تَوَجُّہ بٹ جائے گی۔

❀ جو بھی بیان / مدنی مذاکرے وغیرہ سے مدنی پھول سُنیں اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی کوشش کریں اور یاد رکھنے کے لئے حاضِر دِماغی (مُکَمَّل تَوَجُّہ اور دِلجمعی) کے ساتھ سننا ضَروری ہے۔ حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حُضُورِ قلبی سے بغور

سُن، کیونکہ جب دل حاضِر ہوتا ہے تو کہی جانے والی تمام باتیں سمجھتا ہے لیکن جب دل غائب ہوتا ہے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔[1]

❀ مَدَنی مُذاکَرہ یا بیان وغیرہ سنتے ہوئے اس میں بیان ہونے والی اہم باتوں کے مَدَنی پھول اپنی ڈائری میں لکھتے جائیں۔

❀ **مدنی حلقے کے اِختِتام پر چائے وغیرہ کے بجائے تقسیمِ رسائل اور اِنفرادی کوشش کی ترکیب کی جائے تو بہتر ہے۔**

❀ اگر مَعْلُوم ہو کہ صاحِبِ خانہ چائے وغیرہ کا اِنتِظام کریں گے تو اب اُن کو چائے کے بجائے رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دِلائیں نہ کہ پہلے ہی سے مُطَالَبہ فرمائیں کہ رسالے بانٹنے ہوں گے۔ (مدنی حلقے کا اِہتمام کرنے والے ذِمّہ دار تقسیمِ رسائل کا پیشگی اِنتِظام رکھیں تو مدینہ مدینہ)

❀ صلوٰۃ وسلام کے تین ۳ اَشعار اور مُختَصَر دُعا پر مدنی حلقے کا اِختِتام فرمائیں۔

❀ بعد میں سب سے مُلاقات کریں اور ہفتہ وار اجتماع / مدنی مذاکرہ، مَدَنی دورہ کی دَعْوَت اور مَدَنی قافلوں میں سَفَر وغیرہ، 12 مدنی کاموں کے لئے اسلامی بھائیوں کو تیّار کریں۔

❀ نصیحت کی بات مَدَنی مشورے میں ہو یا بیان میں، ہر سُننے والا اپنے آپ کو مخاطب سمجھے یعنی یہ سمجھے کہ اُسی سے کہا جا رہا ہے۔[2]

❀ اگر ہم اپنے گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے خواہش مند ہیں تو مہربانی فرما کر اَہْلِ خانہ کو

---

[1] ...... الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص ۱۸۵

[2] ...... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ بمطابق مئی 2009ء

نرمی کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیانات وغیرہ سننے پر آمادہ کریں۔

❀ مدنی حلقے کا کم سے کم 3 ماہ کا **پیشگی جَدْوَل** بنالیا جائے کہ کس تاریخ کو کس کے گھر میں مدنی حلقہ ہو گا تاکہ اگر کسی گھر میں شادی یا کوئی اور گھریلو مَصْرُوفِیّت ہونی ہو تو مدنی حلقہ اس سے **مُتَأَثِّر** نہ ہو۔

❀ پیشگی جَدْوَل بنانے کے بعد کم سے کم 7 دن **قَبْل یاددہانی** بھی کروائی جائے، تاکہ اگر اَہْلِ خانہ کی طرف سے کوئی عُذْر ہو تو پیشگی **کسی اور مقام** کی ترکیب کی جاسکے۔

❀ جس گھر میں مدنی حلقے کی ترکیب ہو، اُس گھر میں **کسی غمی / خوشی / اِیصالِ ثواب اجتماع / اجتماعِ ذِکر و نعت وغیرہ** کے مَوْقَع پر اگر اَہْلِ خانہ کی طرف سے شِرْکَت کا کہا جائے تو ممکنہ صُورت میں ضَرور شِرْکَت کی جائے تاکہ اِن کی دِلجوئی بھی ہو اور آئندہ کے لیے بھی اِن سے روابط رہیں۔

❀ جس گھر میں مدنی حلقے کی ترکیب ہو، وہاں شَرْعی پردے کا بھی خصوصی اِہتمام ہو، گھر میں مَوجُود خواتین کی آوازیں مدنی حلقے میں شریک اسلامی بھائیوں تک نہ پہنچیں اور شرکا اِسلامی بھائی اَہْلِ خانہ کا لِحاظ رکھیں۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول (ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ)

❀ اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان (آڈیو / ویڈیو) سُننا ایک اہم ترین مَدَنی کام ہے۔[1]

[1] ......مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر بمطابق جنوری فروری 2009ء

❀ دَعْوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے لئے روزانہ گھر درس، روزانہ ایک بیان یا **مَدَنی مُذاکرے کی VCDs** سننا، مَدَنی دورے کی دَعْوت، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان انتہائی مُفید ہیں۔[۱]

❀ ہفتہ وار مدنی حلقے میں VCD **"درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مَدَنی پھول"** دِکھانے کے بعد شُرکائے اجتماع سے مدنی درس (دَرسِ فیضانِ سُنّت) کی نیتیں اور VCD **"رونے والوں کو جنّت ملے گی"** کے بعد مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان پڑھنے / پڑھانے کی ترغیب دلائیں۔ اگر یہ VCDs چل چکی ہوں تو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والی دیگر VCDs کی ترکیب کریں۔

❀ شعبۂ تعلیم اور دیگر شعبوں میں بھی ہفتہ وار مَدَنی حلقہ اور تقسیمِ رسائل کی ترکیب کریں۔[۲]

ہفتہ وار مدنی حلقے سے متعلق شرعی وتنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سُوال جواب

سوال...... ہفتہ وار مَدَنی حلقے کا مُکمَّل دورانیہ کتنا ہونا چاہئے؟

جواب: 1 گھنٹہ ہونا چاہئے، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

تلاوت و نعت و بیان کا دورانیہ:	41 منٹ
آخر میں اِنفرادی کوشش کا دورانیہ:	19 منٹ

---

[۱] ...... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر بمطابق جنوری فروری 2009ء

[۲] ...... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق دسمبر 2011ء

سوال......ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب بنانا کس کی ذِمّہ داری ہے؟

جواب: **نگرانِ ذیلی حلقہ مُشاوَرت**۔(جہاں ذیلی نگران کا تقرُّر نہ ہو،وہاں نگرانِ حلقہ مُشاوَرت خود اس کی ترکیب کریں) عَلاقائی مُشاوَرت کے نگران، اپنے حلقہ اور ذیلی حلقہ نگرانوں کا مدنی مشورہ کر کے ہر 3 ماہ میں پیشگی جدوَل بنالیں اور ذیلی حلقے اور حلقے کے سب اِسلامی بھائیوں کو اِطّلاع کر دیں۔

سوال...... ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلاوہ کسی اور مُبلِّغ یا نگران کا بیان چلایا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلاوہ، جانشینِ اَمیرِ اَہلِسنّت، دار الافتا اہلسنّت کے مُفتیانِ کرام، نگران و اراکینِ شُوریٰ کے بیانات (آڈیو/ ویڈیو) چلائے جاسکتے ہیں۔

سوال......کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں LCD کے عِلاوہ موبائل، ٹیبلٹ پی سی(Tablet PC) وغیرہ پر بھی ترکیب کی جاسکتی ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ LCD ہو تاکہ دیکھنے/ سُننے والوں کو آسانی ہو۔

سوال...... کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب مَسجِد میں بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں، البتہ اگر صرف آڈیو ہو تو مسجد میں بھی ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال......دورانِ مدنی حلقہ بجلی بند ہونے کی صُورت میں ذِمّہ دار خود بیان کرسکتے ہیں؟

جواب: مُبلِّغ کے پاس مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے **رسائل یا فیضانِ سُنّت** پیشگی ہونی چاہئے تاکہ ایسی صُورت میں ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی دَرْس** کی ترکیب کی جاسکے،مُتَبادِل ترکیب پہلے

سے ہی ہونی چاہئے۔

سوال...... ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب ایک ہی گھر میں بنائی جائے یا مُختَلِف گھروں میں؟

جواب: گھر بدل بدل کی ترکیب کی جائے۔

سوال...... کسی چوک یا بازار میں راستہ بند کر کے ہفتہ وار مَدَنی حلقہ کی ترکیب کرنا کیسا؟

جواب: دُرست نہیں کہ حقوقِ عامہ کی تلفی ہے۔

سوال...... کیا کسی **دُکان یا مارکیٹ** میں ہفتہ وار مدنی حلقے کی ترکیب کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! کی جاسکتی ہے، مگر دُکان کے مالک سے پیشگی طے ہو اور وہ دُکاندار پڑوسیوں کو بھی دعوت دے۔

سوال...... جس جگہ ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب ہو، کیا وہاں پردے میں رہ کر اسلامی بہنیں بھی اس میں شریک ہوسکتی ہیں؟

جواب: شریک نہیں ہوسکتیں۔

سوال...... کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں کرسیوں وغیرہ کی ترکیب کی جاسکتی ہے۔؟

جواب: حسبِ ضرورت ترکیب کی جاسکتی ہے۔

سوال...... ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں کیا ذِمّہ داران اور شخصیات کو بھی دعوت دی جائے؟

جواب: جی ضرور دعوت دی جائے اور شرکت کی صُورت میں ملاقات و اِنفرادی کوشش اور تقسیمِ رسائل کی بھی ترکیب کی جائے۔

سوال...... ہفتہ وار مَدَنی حلقہ کے اِختِتام پر خیر خواہی کر سکتے ہیں؟

جواب: حَتَّی الْاِمْکَان تقسیمِ رسائل کی ترکیب کریں، اگر صاحِبِ خانہ اِصرار کریں تو فَقَط

چائے وغیرہ کی ترکیب ہو۔

سوال...... کیا اجتماعی طور پر ریکارڈڈ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے سے ہفتہ وار مَدَنی حلقہ والے مَدَنی انعام پر بھی عَمَل مان لیا جائے گا؟

جواب: اگر کسی شَرْعی عُذْر کے سَبَب مدنی مذاکرہ نہیں دیکھ سکے تو مانا جائے گا ورنہ نہیں۔

سوال...... کیا ہفتہ وار مَدَنی حلقے کے لئے تنظیمی طور پر کوئی وَقْت مُقرَّر ہے یا کسی بھی وَقْت ترکیب کر سکتے ہیں؟

جواب: جس وَقْت شرکا کو زِیادہ سُہُولَت ہو، اُسی وَقْت بہتر ہے، گھر والوں کی سُہُولَت کو بھی پیشِ نظر رکھیں۔

سوال...... ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں بیان سننے کے بعد کوئی ذِمّہ دار بھی بیان کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: طے شُدہ طریقِ کار کے مُطابِق ہی ترکیب کی جائے۔

سوال...... تعداد زِیادَہ ہونے پر ساؤنڈ سسٹم کا اِسْتِعمال کرنا کیسا؟

جواب: اگر تعداد زیادہ ہو تو ایسے اسپیکر لگائے جائیں کہ جس سے گھر والوں اور پڑوسیوں کو تشویش اور پریشانی نہ ہو۔

سوال...... ہفتہ وار مدنی حلقے کے بعد کتنی دیر تک اُسی گھر میں ٹھہریں؟

جواب: آغاز سے اِخْتتام تک 1 گھنٹے کا جَدْوَل ہونا چاہئے، جَدْوَل پورا ہوتے ہی چلے جائیں، زیادہ دیر ٹھہرنے میں گھر والے بھی آزمائش میں آسکتے ہیں۔

سوال...... کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہر ہفتہ وار مدنی حلقے میں اگلے ہفتہ وار مدنی حلقے کا اِعلَان کر دیا جائے؟

جواب: مرحبا! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز اس سے فائدہ ہوگا اور شُرکا کی تعداد بڑھے گی۔

سوال...... اگر ہفتہ وار مدنی حلقے میں بڑے تنظیمی ذِمّہ داران کی شِرکَت ہو تو اِس کے کیا فوائد حاصِل ہوں گے۔

جواب: عَلاقہ / ڈویژن / کابینہ یا زون سَطح کے کسی بھی ذِمّہ دار کی شِرکَت کی خَبَر سُن کر زِیادہ اسلامی بھائیوں کی آمد کا اِمکان ہے، اس کا پیشگی وَقت لے کر جَدْوَل بنایا جائے تو مدینہ مدینہ۔

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	❀❀❀❀❀
کتاب	**مطبوعہ**
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
مناہل العرفان	کوئٹہ پاکستان
مسند احمد	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٩ھ
سنن الدارمی	دار المعرفہ بیروت ١٤٢١ھ
صحیح البخاری	دار المعرفہ بیروت ١٤٢٨ھ
صحیح مسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
سنن ابن ماجہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء
سنن الترمذی	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
مسند ابی یعلی	دار الفکر بیروت ١٤٢٢ھ
المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
مسند الشھاب	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ١٤٠٥ھ
الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع	مکتبۃ المعارف الریاض ١٤٠٣ھ
جامع بیان العلم وفضلہ	دار ابن الجوزی ١٤٣٥ھ
الفردوس بماثور الخطاب	دار الکتب العلمیہ بیروت 2010ء
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٨ھ
الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٣٣ھ

کشف المشکل من حدیث الصحیحین	دار الوطن الریاض ۱۴۱۸ھ
عمدۃ القاری	دار الفکر بیروت 2005ء
مرآۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
مکاشفۃ القلوب	کوئٹہ پاکستان
تعلیم المتعلم طریق التعلم	الدار السودانیہ للکتب
الزواجر عن اقتراف الکبائر	دار الحدیث القاھرہ ۱۴۲۳ھ
نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تاریخ مدینۃ دمشق	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
شرح الزرقانی علی المواھب	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
نصاب اُصولِ حدیث مع افاداتِ رضویہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش مرمّم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حسرت والی مجلس	1	﴿2﴾ صحابہ وبزرگانِ دین کے طریقے پر عمل	21
حالات بدلتے ہیں مگر دِین نہیں	1	﴿3﴾ نیکی کی بات سننے کی فضیلت پانے کا ذَرِیعہ	22
اشاعت سے پہلے حفاظت	3	﴿4﴾ نیک اجتماعات میں شرکت کی برکتیں	24
پہلا طریقہ	4	﴿5﴾ نئے اسلامی بھائی مَدَنی ماحول کے قریب لانے کا ذَرِیعہ	25
قوّتِ حافظہ ایک نعمت ہے	6		
ایک وسوسہ اور اس کا جواب	8	﴿6﴾ علم محفوظ کرنے کا ذریعہ	26
دوسرا طریقہ	9	﴿7﴾ مدنی انعام نمبر 47 پر عمل	27
دورِ جدید اور علم و عمل سے دُوری	12	ہفتہ وار مدنی حلقے کے متفرق مدنی پھول	27
دورِ جدید اور حفاظت واشاعتِ علم	13	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	30
دَعوتِ اسلامی اور نیکی کی دعوت کا جدید انداز	15		
ہفتہ وار مدنی حلقہ کیا ہے؟	20	ہفتہ وار مدنی حلقے سے متعلق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سُوال جواب	31
”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبَت سے ہفتہ وار مَدَنی حلقے کے 7 فضائل وفوائد	20	ماخذ ومراجع	35
﴿1﴾ حصولِ علم کا ذَرِیعہ	20	فہرست	36